حقوق النساء

پردہ

ڈاکٹر قمر زمان

پردہ

چہرے کا پردہ

پردہ کا حکم دو آیات کے تحت ماخوذ کیا جاتا ہے۔ سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر59 میں گھر سے باہر کا پردہ اور سورۃ النور کی آیت نمبر 31 سے گھر کے اندر کا پردہ ماخوذ کیا جاتا ہے۔ آیئے دونوں آیات کا علیحدہ علیحدہ جائزہ لیتے ہیں۔

گھر کے باہر کا پردہ

سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 59 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یا ایھاالنبی قل لا زواجک و بناتک و نساء المؤمنین یدنین علیھن من جلابیبھن ذلک ادنی ان یعرفن فلا یؤذین و کان اللہ غفورا رحیما

"اے نبی اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں سے لے لیا کریں۔ یہ قریب تر ہے کہ وہ پہچان لی جائیں اور وہ تکلیف نہ دی جائیں۔"

اس آیت میں نبی سے کہا جا رہا ہے کہ وہ اپنی اور اہل ایمان کی بیگمات سے کہیں کہ وہ ایسا لباس زیب تن کریں کہ ......

(i) جس کے لئے وہ اپنی چادریں اپنے جسم پر لے لیں

(ii) تا کہ وہ پہچان لی جائیں۔

(iii) اور انکو اس پہچان کی وجہ سے معاشرہ میں گھومنے پھرنے میں تکلیف نہ ہو۔

اب غور کیجئے کہ یہ حکم کس لباس کے متعلق دیا جارہا ہے؟

سوچیے کہ اس حکم سے پہلے نبی اور اہل ایمان کی بیگمات کس قسم کا لباس پہن رہی تھیں جس کی وجہ سے یہ حکم نازل ہوا؟

اگر تو ان کا لباس ایسا ہی تھا جس طرح کا لباس آج سعودی عرب کی شریعت میں موجود ہے اور جس کی تقلید نے آج معاشرے کو بری طرح لپیٹ میں لے لیا ہے تو اس طرح کے پردہ سے تو خود اپنی ماں اور بہن کو پہچاننا مشکل ہے غیر عورت کو پہچاننا تو دور کی بات ہے۔ اس لئے یہ کہنا کہ اس طرح کے پردے سے عورت پہچان لی جاتی ہے بالکل غلط ہے۔ بلکہ اس کے برعکس عورت کی پہچان ہی مشکل ہوجاتی ہے۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ......

(i) قرآن کی زیر بحث آیت کس پس منظر میں نازل ہوئی ہے ؟

(ii) دوسری بات کہ عورت کی پہچان کیوں کروائی جا رہی ہے؟

کہا جاتا ہے کہ اوباش قسم کے لوگ کیونکہ ازواج مطہرات اور رسالتماب کی بیٹیوں اور مومنات کو چھیڑتے تھے اس لئے چادر اوڑھوا کر پہچان کروائی گئی تاکہ اوباش لوگ پہچان لیں کہ یہ چادر والی عوت مومنہ ہے اوراس کو چھیڑنا جائز نہیں ہے۔ اس طرح ازواج مطہرات اور مومنات اوباش لوگوں کی ایذاء رسانی سے بچ جائیں گی۔

یہاں ایک لمحہ کے لئے کیئے ...... سوچیئے کہ کیا وہ اسلامی ریاست جس کے امیر رسالتماب بذات خود تھے اتنی کمزور تھی کہ امیر ریاست کی بیگمات اور مومنات اوباش لوگوں کی ایذا رسانی سے بھی نہ بچ سکیں۔ جی نہیں .... ہرگز نہیں۔

اس قسم کی بے بنیاد توجیہات انہی کے ذہن کے اختراع ہوسکتی ہے جو اسلامی ریاست کو اتنا کمزور سمجھتے ہوں کہ اوباش لوگوں کو اسلامی ریاست میں اتنی کھلی چھٹی ملی ہوئی تھی کہ اللہ کی ریاست کا امیر بھی ان اوباش لوگوں کے سامنے بے بس ہوگیا تھا۔ اور بجائے اس کے کہ وہ اوباش لوگوں کو روکتا خود اپنی بیگمات اور مومنات کو حکم دینے پر مجبور تھا کہ ان اوباش لوگوں کو تو کچھ نہ کہو البتہ تم اپنے آپ کو چھپانا شروع کر دو تاکہ تم کو ایذا نہ دی جائے۔

دیکھیئے یہ عام مشاہدہ ہے کہ وہ لوگ جو کسی جرم کی پاداش میں پکڑے جاتے ہیں تو منہ چھپائے پھرتے ہیں۔ پولیس ان کے منہ سے کپڑا ہٹاتی ہے اور وہ اپنے منہ

کوکسی نہ کسی طریقے سے چھپانے کی کوششیں کرتے ہیں۔ سنا ہے 1953 میں پاکستان میں جب لوگوں کی پکڑ دھکڑ ہوئی تھی تو کچھ نامور مرد حضرات بھی اسی قسم کے برقعے پہن کر پولیس کی پکڑ سے بچے تھے۔

منہ کا چھپانا کوئی اچھی بات نہیں سمجھا جاتا۔ منہ وہی چھپاتا ہے جو مجرم ہوتا ہے۔ اور سزا سے بچنے کے لئے منہ چھپاتا پھرتا ہے۔ آیت سے تو اس عربی لباس کی واضح نفی ہوتی ہے اور اس جہالت کی اسلام میں کوئی جگہ نہیں ۔

مقصد بالکل واضح ہے کہ لباس اس طرح کا ہو کہ عورت کی پہچان ہو اور معاشرہ میں اس کو سہولیات بہم پہچائیں جائیں۔ اسے معاشرہ میں گھومنے پھرنے میں تکلیف نہ ہو۔ اور مجرم نہ سمجھا جائے۔

اب آیئے چند دوسری آیات کی طرف جو زمانہ جاہلیہ کی اس عربی پردہ کی نفی کرتی ہیں۔ جہاں سے صاف واضح ہوتا ہے کہ رسالتماب کے زمانے میں عورتیں اس جہالت کے پردے سے آزاد تھیں۔ ملاحظہ فرمایئے اسی سورۃ کی آیت نمبر 52 میں رسالتماب سے فرمایا جا رہا ہے......

لا یحل لک النساء من بعد ولا ان تبدل بھن من ازواج ولو اعجبک حسنھن الا ما ملکت یمینک وکان اللہ علی کل شیء رقیبا

''اس کے بعد تمہارے لئے عورتوں میں سے کوئی جائز نہیں اور نہ ہی اس کی اجازت ہے کہ تم بیگمات میں تبدیلی کرو۔ خواہ تم کو ان کا حسن کتنا ہی پسند کیوں نہ ہو''

ضمنی طور پر عرض ہے کہ اس آیت سے ایک غلط فہمی یہ پیدا کی گئی ہے کہ رسالتماب کو اس آیت کے نزول سے پہلے اجازت تھی کہ وہ بیگمات کے معاملے میں جتنی مرضی آئے اور جو مرضی آئے کریں۔ ان کو لا تعداد بیگمات سے نکاح کی اجازت تھی۔ بیگمات کے علاوہ وہ عورتیں جو اپنے آپ کو رسالتماب کے حوالے بغیر نکاح کے کرتی تھیں اس کی بھی اجازت تھی جس کو ''ھبہ'' کہا جاتا تھا۔ اور لونڈیوں سے نکاح کا

تو کوئی سوال ہی نہیں تھا۔ اس تہمت کو تفصیلاً اسی کتابچے میں آگے واضح کر دیا گیا ہے۔ البتہ صرف اتنا عرض کر دوں کہ آیت نمبر 50 میں ایک لفظ "**یستنکحھا**" آیا ہے۔ جس کا ترجمہ کیا جاتا ہے اگر ''نبی نکاح کرنا چاہے'' حالانکہ یہ لفظ باب "**استفعال**" سے ہے جس کا مطلب ہے اگر ''نبی اس عورت کا نکاح کروانا چاہے'' آیت کے اس حصے سے پہلے ان مومنات کا ذکر ہے جو رسالتماب کی سپردگی میں تھیں جن کے لئے حکم تھا کہ اگر نبی ان کا نکاح کروانا چاہے تو نبی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ انکا فوری نکاح کروادے یا مؤخر کر دے۔ یہ موضوع پوری بحث کا متقاضی ہے اور اسی کتابچے کے اخیر میں زیر بحث لایا گیا ہے۔ لیکن کیونکہ پردہ کے حوالے سے ایک دلیل دینی تھی اس لئے اس ضمنی بحث کو یہاں مختصراً لانا ضروری ہو گیا۔ آیئے اب زیر بحث آیت کی طرف......

آیت میں ایک بات کہی گئی ہے کہ اب تم کو ازواج بدلنے کی بھی اجازت نہیں خواہ تم کو اس کا حسن کتنا ہی پسند کیوں نہ ہو۔کوئی بھی ذی شعوراس بات کو سمجھنے سے قاصر رہے گا کہ اس عربی جہالت والے پردے کے پیچھے عورت کا حسن کیوں کر اور کس طرح نظر آئے گا۔ اس جہالت کے پردے کے پیچھے تو عورت کی آنکھ کے متعلق بھی وثوق سے نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کیسی ہے چہ جائیکہ حسن کے متعلق رائے قائم کرنا وہ تو بہت دور کی بات ہے۔ اس لئے اس عربی جہالت کے پردے کی رسالتماب کے زمانے میں کوئی جگہ نہ تھی۔

کچھ دن پہلے خبر آئی تھی کہ ایک محترمہ جو ممبر پارلیمنٹ نہیں تھیں اسی جاہلیت کی رسم کو اوڑھے ہوئے پارلیمنٹ ہاؤس میں اجلاس کے دوران جب کہ سیشن جاری تھا چلی گئیں اور اپنی عرضداشت ایک خاتون ممبر پارلیمنٹ کو پیش کر دی۔ ظاہر ہے اس قسم کے لباس میں کوئی بھی نہیں پہچان سکتا تھا کہ وہ کون ہیں۔ شکر ہے یہ خیال کسی تخریب کار کو نہیں آیا ورنہ کوئی بھی عورت اپنے جسم کے ساتھ بم باندھ کر پارلیمنٹ ہاؤس میں جاسکتی ہے۔

گھر کے اندر کا پردہ

سورۃ النور کی آیت نمبر 31 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے......

وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا ولیضربن بخمر ھن علی جیوبھن ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن او ابائھن او اباء بعولتھن او ابنائھن او ابناء بعولتھن او اخوانھن او بنی اخوانھن او بنی اخواتھن او نسائھن او ما ملکت ایمانھن او التابعین غیر اولی الاربۃ من الرجال او الطفل الذین لم یظھروا علی عورات النساء ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن وتو بوا الی اللہ جمیعا ایھا المؤمنون لعلکم تفلحون o

"اور اپنی مومنہ عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی کمزوریوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت نہ دکھائیں بجز اس کے جو ظاہر ہو اور اپنی اوڑھنیوں کو اپنے سینوں پر ڈال لیں۔ اور اپنی زینت نہ ظاہر کریں سوائے ...... شوہر، باپ، شوہروں کے باپ، بیٹے، شوہروں کے بیٹے، بھائی، بھائیوں کے بیٹے، بہنوں کے بیٹے، اپنی عورتیں، اور وہ جو کسی معاہدہ کے تحت زیر اختیار یعنی ملک یمین ہوں(1)، وہ زیر دست مرد حضرات جو اب کسی قسم کی حاجت نہ رکھتے ہوں اور وہ بچے جو عورت کی کمزوریوں سے واقف نہ ہوں مزید یہ کہ عورتیں اپنے پیروں کو نہ ماریں کہ وہ زینت جو وہ چھپاتی ہیں جان لی جائے اور اے مومنو سب کے سب اللہ کی طرف رجوع کرو تاکہ تم لوگ فلاح یاب ہوجاؤ۔

یہ ہے آیت نمبر 31 کا عمومی ترجمہ جو کچھ کمی بیشی کے ساتھ تمام تراجم میں ملتا ہے۔ آیئے اب غور کرتے ہیں۔

اس آیت میں نبی کو حکم دیا جارہا ہے کہ وہ مومنات سے کہہ دیں کہ......

اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی کمزوریوں کی حفاظت کریں۔ اور یہی حکم مومنین کو آیت نمبر 30 میں دیا گیا ہے۔ اس لئے یہاں تک کسی مرد اور عورت میں کوئی تفریق نہیں ہے۔ آگے زیر مطالعہ آیات میں عورتوں کے لئے دو اضافی احکامات ہیں۔

(i) اپنی زینت نہ دکھائیں بجز اس کے جو ظاہر ہو۔

(ii) اوڑھنیوں کو اپنے سینوں پر ڈال لیا کریں۔

لیکن ان احکامات کی استشنائی کیفیت بھی بیان کی گئی ہے۔یعنی ایسے لوگوں کے سامنے جن کی لسٹ دی گئی ہے۔ زینت کا اظہار جائز ہے اور اوڑھنی بھی اتاری جاسکتی ہے۔ اس لسٹ کے تحت سب سے پہلے شوہر کو رکھا گیا ہے۔ یعنی شوہر کے سامنے زینت کو نہ تو چھپانے کی ضرورت ہے اور نہ ہی اوڑھنی لئے رہنے کی اور یہی کیفیت اپنے والد اور شوہر کے والد یعنی سسر کے لئے ہے۔ اسی لسٹ میں اپنے بیٹے اور شوہر سے اگر پہلے بیٹے ہوں تو ان کے لئے بھی ہے۔ بھائی اور ان کے بیٹے یا بہن کے بیٹے یعنی بھتیجے اور بھانجے کے سامنے بھی زینت کو چھپانا اور اوڑھنی لیناضروری نہیں۔

یہی حکم اپنی دوسری عورتوں اور کسی معاہدہ کے زیر اختیار لوگوں سے متعلق ہے۔ لسٹ کے اخیر میں وہ لوگ ہیں جن کو کسی چیز کی حاجت نہ رہے یا وہ لڑکے جو عورتوں کی کمزوری سے واقف نہیں۔

یعنی گھر کے اندر بھی اپنے قریبی رشتہ داروں کو اجازت ہے کہ وہ ایسی حالت میں بھی آزادی سے گھوم پھر سکیں جب کہ عورتوں نے اوڑھنیاں نہ لی ہوئی ہوں۔ البتہ ایسی چیز کی ممانعت ہے جس کی وجہ سے چھپی زینت نظر آنے لگے۔ اس آیت کے ساتھ مناسب رہے گا اگر اسی سورۃ کی آیت نمبر 60 کا بھی مطالعہ کر لیا جائے تاکہ گھروں میں دعوت کے حوالے سے جو حکم ہے وہ بھی واضح ہوجائے اور ہم پر جو پابندیاں لگائی گئی ہیں ان کی بھی وضاحت ہوجائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے......

لیس علی الاعمی حرج ولا علی الاعرج حرج ولا علی المریض حرج ولا علی انفسکم ان تاکلوا من بیوتکم او بیوت آبائکم او بیوت امھاتکم

او بیوت اخوالکم او بیوت خالاتکم او مالملکت مفاتحه او صدیقکم لیس علیکم جناح ان تاکلو جمیعا او اشتاتا فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم تحیة من عند اللہ مبارکة طیبة کذلک یبین اللہ لکم الآیات لعلکم تعقلون

”کوئی حرج نہیں اگر کوئی اندھا، یا لنگڑا، یا مریض یا خود تم لوگ اپنے گھروں سے کھاؤ ، یا اپنے باپ یا دادا یا نانا کے گھر سے، یا اپنی ماں اور نانی یا دادی کے گھر سے یا اپنے بھائیوں کے گھر سے، یا اپنی بہنوں کے گھر سے یا اپنے چچاؤں کے گھر سے یا اپنی پھپیوں کے گھر سے یا اپنے ماموؤں کے گھر سے یا اپنی خالاؤں کے گھر سے یا ان گھروں سے جن کی کنجیاں تمہاری سپردگی میں ہوں یا اپنے دوستوں کے گھروں سے۔

اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے کہ تم لوگ مل کر کھاؤ یا الگ الگ البتہ جب گھروں میں داخل ہوا کرو تو اپنے لوگوں پر ایسی سلامتی کا باعث بنو جس میں اللہ کے نزدیک حیات آفرینی کی کیفیت ہو اور جو مبارک اور پاکیزہ ہو۔ اس طرح اللہ تمہارے لئے آیات بیان کرتا ہے تاکہ تم عقل استعمال کرو۔

لیکن ہم تو عقل کے پیچھے لٹھ لئے پھرتے ہیں یا مولوی کے ہاتھوں گروی رکھ دیتے ہیں اس لئے عقل کا استعمال تودور کی بات عام سمجھ کی بات بھی نہیں سمجھتے اس آیت میں کتنے واضح الفاظ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ آپ کے دوست آپ کے گھر میں علیحدگی میں یا مل بیٹھ کر کھا سکتے ہیں۔

اگر دوست کو اجازت ہے تو شوہر کے بھائی یا اس کی اولاد گھر میں کیوں نہیں آسکتی؟ اور سب مل بیٹھ کر کیوں نہیں کھا سکتے؟

ہمارے یہاں تو جھوٹی احادیث کے زیر اثر شوہر کے چھوٹے بھائی کو بھیڑیا کہا جاتا ہے کہ جیسے ہی بڑا بھائی گھر سے گیا چھوٹے بھائی نے بھاوج پر غلط نظر ڈالی۔ ہم

اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں ایسی جھوٹی حدیثوں سے۔ بڑی بھاوج کا درجہ تو بڑی بہن یا ماں کا ہوتا ہے اور چھوٹی بھاوج چھوٹی بہن یا بیٹی کے درجہ پر ہوتی ہے۔

سنا ہے کچھ علماء اپنے بھتیجوں سے اپنی بیگمات کو چھپاتے ہیں۔ اللہ ہمارے معاشرے کو ایسے غلیظ اور خبطی عقائد و خیالات سے بچائے۔

مخلوط مجالس

مخلوط مجالس کے لئے تو صرف اتنا ہی کافی ہے کہ ان مخلوط مجالس کے خلاف ایک بھی حکم نہیں نازل ہوا ہے۔ البتہ مروجہ اسلام کے ایک بہت بڑے رکن حج میں خانہ کعبہ کے طواف کے دوران مخلوط مجمع نظر آتا ہے اور فقہاء کا حکم ہے کہ خواتین خانہ کعبہ کا طواف کریں تو منہ کھلا رکھیں۔

اس طواف کے دوران 25 لاکھ تک کے اجتماع میں تو آج کل عورت اور مرد کا کندھے سے کندھا ملا ہوتا ہے۔ جسم کا ہر حصہ دوسرے سے مس کرتا ہے بلکہ بعض دفعہ مجمع اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ اگلے کی پیٹھ پچھلے کے سینے سے بھنچی ہوتی ہے اور ظاہر ہے ایسی حالت میں کسی عورت کے جسم کا وہ حصہ جس کے لئے کہا گیا ہے کہ اوڑھنی سے چھپا لو اگلے مرد یا عورت کی پیٹھ سے چپکا ہوتا ہے اور ہر شخص اپنے اردگرد عورت کا چہرہ کھلا دیکھتا ہے۔

لیکن سنا ہے کچھ علماء اپنی ہی شریعت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنی بیگمات کو طواف کے دوران بھی ایسی ترکیب سے نقاب اڑھاتے ہیں جو چہرہ کو نہیں چھوتی اور ان کا چہرہ بھی ڈھکا رہتا ہے۔ معلوم نہیں جس شریعت کو شریعت الٰہی کہتے ہیں اس سے خود کیوں کنی کتراتے ہیں؟